وہ کون ہیں؟

وہ ہیں مقبول بارگاہ خدا، وفادار مصطفیٰ ﷺ، جانثار اہلبیت وصحابہ، گدائے اولیاء، وغوث وخواجہ اور مخدوم کچھوچھہ، یعنی عاشق اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا الحاج محمد نعیم اختر رضوی کٹیہاری عرف محمد مظہر الحق علیہ الرحمہ

از قلم

مولانا ابو ضیاء غلام رسول سعدی کٹیہاری

جن کا جسم مبارک قبر سے سلامت نکلا؟

(وہ کون ہیں؟)

وہ ہیں مقبول بارگاہ خدا، وفادار مصطفیٰ ﷺ، جانثار اہلبیت وصحابہ، گدائے اولیاء، وغوث وخواجہ اور مخدوم کچھوچھہ، یعنی عاشق اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا الحاج محمد نعیم اختر رضوی عرف محمد مظہر الحق علیہ الرحمہ کٹیہاری

مؤلف:

مولانا ابوضیاء غلام رسول سعدی کٹیہاری

(خلیفہ مشائخ بریلی وکچھوچھہ)

حسب فرمائش:

حضرت مولانا حافظ وقاری محمد اظہر القادری رضوی بن مولانا نعیم اختر، انجینئر عبد القادر بن مولانا نعیم اختر

فہرست

شرف انتساب

✲✲✲ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان محدث بریلی شریف، یوپی

✲✲✲ شیخ المشائخ مخدوم الاولیاء مولاناسید شاہ علی حسین اعلیٰ حضرت اشرفی میاں مجدد سلسلہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف، یوپی

✲✲✲ بحر الاسرار قاسم الانوار قطب العرفاء والعشاق حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم آسی سکندر پوری ثم غازیپوری، یوپی

✲✲✲ قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء رفیق کار اعلیحضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی علیہم الرحمہ رحمن پور، بارسوئی، کٹیہار بہار

جن کے دم قدم سے گلشنِ اہلسنت ہرا بھرا ہے۔

گدائے اولیاء

فقیر ابوضیاء غلام رسول سعدی آسوی کٹیہاری

نذرانۂ عقیدت

* شہزادۂ خاندان اعلیٰ حضرت، نبیرہ حضور حجۃ
الاسلام، فخر ازہر حضور تاج الشریعہ،
حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری
ازہری علیہ الرحمہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند بریلی
شریف۔

وشہزادۂ حضور سرکار کلاں
مخدوم العلماء، سیف بغداد، حضور شیخ اعظم، حضرت
علامہ مولاناالشاہ مفتی محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی علیہ
الرحمہ
جانشین وسجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ وبانی جامع
اشرف، درگاہ کچھوچھ شریف

محتاج کرم: ابوضیاء غلام رسول سعدی کٹیہاری

خراج عقیدت

٭ نبیرۂ اعلیٰ حضرت، نور نظر حضور حجۃ الاسلام
شہزادہ حضور مفسر اعظم ہند، وقار مسلک اعلیٰ حضرت
حضور قمر ملت،
حضرت علامہ مولانا الشاہ ڈاکٹر محمد قمر رضا خان علیہ
الرحمہ نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف۔

وفخر السلف، عمدۃ الخلف، خلیفہ حضور قمر ملت، ناشر مسلک
اعلیٰ حضرت، عالم ربانی، حضرت علامہ مولانا الشاہ محمد نعیم
اختر رضوی نعیمی کٹیہاری علیہ الرحمہ

طالب مدینہ: ابوضیاء غلام رسول سعدی کٹیہاری

سوانح علامہ نعیم اختر رضوی کٹیہار، بہار انڈیا

نام:حضرت علامہ مولاناالحاج محمد نعیم اختر عرف محمد مظہر الحق علیہ الرحمہ

نسب نامہ:مولانا محمد نعیم اختر رضوی بن منشی عبدالجبار بن حبیب الرحمن مرحوم کٹیہاری

والدہ کانام:اختری خاتون

ولادت باسعادت: 07.05.1958

مولدومسکن:ماہی نگر شکار پور، تھانہ: بلیلابلون، ضلع کٹیہار، صوبہ: بہار ، انڈیا

اولاد وامجاد:دوشہزادے اور دو شہزادیاں ہیں۔

دوشہزادے (1) انجینئر عبد القادر

(2) حافظ و قاری مولانا محمد اظہر القادری رضوی۔

دو شہزادیاں (1) حلیمہ سعدیہ

(2)ام حبیبہ۔

بیعت وخلافت:نبیرہ اعلیٰ حضرت شہزادہ مفسر اعظم برادر صغیر حضور تاج الشریعہ قمرملت حضور علامہ الشاہ ڈاکٹر محمد قمررضا خان علیہ و الرضوان سے بیعت وخلافت حاصل تھی۔

تربیت و تعلیم:

ابتدائی تربیت و تعلیم اپنے والد مکرم حضرت منشی عبدالجبار مغفور و مرحوم کے پاس راساکھوکھامیں ہوئی۔ بعدہ اپنے علاقے کے اطراف واکناف مدارس اہلسنت میں تعلیم وتربیت کاسلسلہ جاری رکھا۔

جن میں ایک دارالعلوم یٰسینیہ، بوتہاشادی پورمیں ہے جہاں پر مخزن علم وحکمت ضیغم اہلسنت، پیر طریقت، قطب پورنیہ، زینت مسند تدریس حضرت علامہ مولانا محمد عرفان علی مصطفوی، شاہدی، علیمی، رشیدی علیہ الرحمہ علم وحکمت کے فیضان لٹارہے تھے اور آپ ہی کی بارگاہ عالیہ میں حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔ مزید جب علم دین کاشوق بے چین وبے قرار کیاتو اپنی تشنگئ علم کو بجھانے کے لئے اہلسنت کی عظیم دینی وعلمی درسگاہ جو تلمیذ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، (6p)

خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی صدرالافاضل فخرالاماثل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین اشرفی علیہ الرحمہ کے نام سے منسوب "جامعہ نعیمیہ" (دیوان بازار مراد آباد یوپی) میں ہے ان کی طرف رخ کیا، وہاں پر داخلہ لیااور پھر اخیر تک درس نظامی کا درس لیتے رہے، اور علم دین کی پیاس بجھا کر جید علماء کرام کی بارگاہوں میں زانوئے ادب طے کئے ، بالخصوص پیکر علم وحکمت آبروئے علم وفن، استاذ العلماء والفضلا، مفتی اعظم مراد آباد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ایوب خان نعیمی دام مدظلہ (شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد) جو حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی و حضرت علامہ مفتی محمد طریق اللہ نعیمی علیہما الرحمہ کے ناموراور قابل فخر شاگرد ہیں۔

"تعرف الاشجار باثمارھا" درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور استاد اپنے شاگرد سے، (7p)

رئیس الفقہاء حضرت علامہ مفتی محمد ایوب خان نعیمی دام ظلہ العالی اپنے اساتذہ کرام کی صحیح معنوں میں علمی وفکری جانشین ہیں۔اپنی علمی وسعت، فنی مہارت، فقہی کمال، عالمانہ جاہ وجلال میں اس وقت فقہاء اہلسنت کے جھرمٹ میں ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہیں۔اور عوام وخواص میں قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔نیز موجود فقہاء ہند میں اس وقت آپ "اکابر فقہاء" کی لسٹ میں سرفہرست گردانے جاتے ہیں ۔ فقہاء بہار میں آپ کے نام اور کارناموں کو اعتبار کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔آپ کی ذات تن تنہا ایک انجمن کی حیثیت رکھتی ہے اس وقت حضرت مفتی صاحب قبلہ بقیۃ السلف اور عمدۃ الخلف کے مقام ارفع پر فائز ہیں۔اسلاف کرام کی علمی شان، جوہر تقوی وطہارت اور ان کی صاف ستھری زندگی کے عملی نمونے آپ کی ذات میں ابھرے ہوئے نقوش کی طرح نمایاں ہیں۔حضرت مفتی صاحب قبلہ یوں تو درس نظامی کے تمام مروجہ علوم وفنون میں مہارت رکھتے ہیں،

لیکن خصوصیت کے ساتھ حدیث وفقہ میں آپ کا علمی پایہ
بہت بلند ہے۔بخاری شریف کی تدریس کے دوران ان کا
محققانہ رنگ وروپ قابل دید ہوتا ہے۔دقیق سے دقیق فقہی
وشرعی مسائل کوچٹکیوں میں حل فرمادیتے ہیں۔ جدید فقہی
مسائل میں آپ کو کافی عبور حاصل ہے۔ جامعہ اشرفیہ،
مبارک پور جیسے عظیم ادارے کے فقہی سیمینار میں آپ کو
منصب صدارت پر فائز کیا جاتا ہے۔

موصوف اتنے بڑے عالم ومفتی ہیں کہ آج اکابر علماء کی ایک
بڑی تعداد ان کے دامن فیض سے وابستہ اور ان کے خرمن
علم وفضل کے خوشہ چیں ہیں۔

حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ نے جامعہ
نعیمیہ کے دیگر اساتذہ کے ساتھ ساتھ خصوصاً آپ سے ہی
شرف تلمذ حاصل کرکے مکمل علم دین کی تکمیل کی،
اور بحمدہ تعالیٰ 01.04.1986 میں فرسٹ نمبر سے کامیابی
حاصل کرنے کے بعد جشن دستار فضیلت میں
"سند فضیلت" لے کر منزل مقصود تک پہونچے۔ (9p)

پرورش۔۔۔۔۔

علامہ موصوف علیہ الرحمہ کی پرورش ایک بہت غریب گھر اور بہت مشکلات میں ہوئی جہاں وقت پر دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہوتی تھی پھر آپ کمال انہماک وخوشدلی سے علم دین کو حاصل کیا جبکہ چار یا پانچ سال ہی کی عمر میں آپ کے اوپر مصیبتوں کا ایسا پہاڑ ٹوٹ پڑا وہ یہ کہ آپ کا سایہ مادری ظاہری طور پر آپ کے سر ختم ہو گیا یعنی آپ کی والدہ محترمہ اختری خاتون کا انتقال پر ملال ہو گیا اور آپ ماں کی سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے۔

والدہ محترمہ نوراللہ مرقدہا کی وفات کے بعد آپ دردو آلام اور غم و کلفت کے گہرے سمندر میں جا گرے مگر مشفق ومہربان والد گرامی وقار عالی جناب محترم منشی عبدالجبار مرحوم نے سہارا دیا اور آسمان جیسے سایہ رحمت کا ایسا سائبان عطا کیا کہ پھر غم وآلام سے لڑنے کا حوصلہ بھی ملا اور انہیں کی سایہ رحمت تلے آگے بڑھتے رہے۔ (10p)

والد صاحب سے محبت کاایک انداز

حضرت علامہ نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ کو بچپن ہی سے اپنے والد محترم سے بے پناہ محبت بھی تھی اس کااندازہ اس سے لگائیں کہ آپ کے والد محترم جناب منشی عبدالجبار مرحوم صاحب مدرسہ میں بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے تشریف لے جاتے جمعرات کے دن شام کوجب مدرسہ سے گھر آنے کا وقت قریب ہوتا تو آپ علیہ الرحمہ اپنے گھر کے قریب ندی کے کنارے بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ رات ہوجاتی مگر آپ دیوانہ وار اپنے والد محترم کے انتظار میں نظروں کو جمائے منتظر رہتے جب والد صاحب قبلہ کی تشریف آواری ہوتی پھر خوشی خوشی اپنے والد محترم کے دست مبارک کو تھام کرگھر کی طرف رواں دواں ہوتے ۔ اور ایسا کیوں نہ ہو والدین کو راضی کرنے اور خوش رکھنے کے متعلق احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت بھی آئی ہے۔ (11p)

علم دین سیکھنے کا بے مثال جذبہ

علامہ نعیم اختر علیہ الرحمہ نے غریبی کو بہت قریب سے دیکھا اور بہت صبر و تحمل کے ساتھ غربت کی زندگی کو نبھایا ہے بے صبری یا حرف شکایت زبان پر کبھی نہیں لائے بلکہ غریبی میں زندگی گزارنے میں آپ نے مثال قائم کردی ہے۔

علم دین حاصل کرنے کے لئے مدرسہ جانے آنے کے لئے آپ کے پاس اخراجات نہیں تھے تو آپ نے پیسے کے لئے پڑھائی نہیں چھوڑی بلکہ پڑھنے کے لئے اور مدرسہ جانے آنے اور دیگر اخراجات کے لئے آپ نے محنت و مزدوری بھی کی ہے۔ اور اسی مزدوری کی کمائی سے آپ نے کتابیں بھی خریدیں اور مدرسہ کے دیگر اخراجات کو بھی پوری کئے۔

علم دین سیکھنے کے سلسلے میں آپ نے اپنے اسلاف کرام کی یادیں تازہ کردیئے ہیں۔

دینی خدمات:

درس و تدریس، امامت و خطابت

جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے فراغت کے بعد آپ نے خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ (12)

چنانچہ دینی خدمات کا آغاز آپ نے ہندوستان کے مشہور ومعروف صوبہ کشمیر سے فرمائی۔

چند سال کشمیر میں خدمات انجام دینے کے بعد ہندوستان کے کئی معروف اسٹیٹ اور ضلعے میں دین اسلام کو فروغ دیا خصوصاً مدھے پردیش، کرناٹک میں ہاسن، بنگار پیٹ، کو لار، بنگلور اور جس جگہ آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا وہ ہے آپ کی آخری جگہ مسجد عمان، میسور روڈ، بیری کالونی اُپ نگر، کینگیری بنگلور۔ جہاں تقریباً بیس سال یعنی دو دھائی امامت وخطابت کی خدمات دے کر اس فانی دنیا سے بقا کی طرف روپوش ہوئے۔

٭ اخلاق و کردار ٭

ایک مومن کامل کا جس قدر ایمان مضبوط و مستحکم ہوتا ہے اسی قدر اس کا ظاہر وباطن بھی روشن ومنور ہوتا ہے اور جب باطن روشن ہوگا تو آدمی کا اخلاق و کردار بھی صاف ستھرا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ جو مومن کامل ہوتا ہے اس کا اخلاق سب سے بہتر، اس کے اوصاف سب میں نمایاں اور اس کا کردار سے عظیم ہوتا ہے۔

اسی ہم ایک مومن کامل کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف دیکھ کر اس کے مومن کامل ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔
اس روشنی میں جب ہم حضرت علامہ مولانا الحاج محمد نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ کی شخصیت اور ان کے نمایاں اوصاف کو دیکھتے ہیں تو دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کا یہ نیک بندہ ایک مومن کامل مرد تھا۔

* نماز کا اہتمام *

مومن بندے کی سب سے بڑی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ زیادہ تر اپنا وقت اللہ کی عبادت میں صرف کرتا ہے اسے نماز سے والہانہ محبت ہوتی ہے اور وہ ہر وقت نماز جیسی اہم عبادت کے لئے تیار رہتے تھے کبھی اس سے غفلت نہیں برتتے۔
یہی شان حضرت علامہ مولانا الحاج محمد نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ کی بھی تھی۔
ان کے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہوتی تھی۔
فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کی ادائیگی کے ساتھ

* اللہ کا پیارا بننے کا نسخہ *

* حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:" جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اگر وہ مجھ سے سُوال کرے تو اسے ضرور دوں گا اور پناہ مانگے تو اسے ضرور بنا دوں گا۔ "

(صحیح بخاری جلد ۴ ص ۲۴۸ حدیث ۶۵۰۲)

صحیح مسلم شریف کی حدیث شریف ہے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:"فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ "(صحیح مسلم صفحہ ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

* تہجد اور رات میں نماز پڑھنے کا صلہ *

قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

ترجمہ کنزالایمان:(15p)

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہے خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔ (پارہ۲۱، سورۃ سجدہ، آیت نمبر ۱۶، ۱۷)

اللہ پاک نے آپ کو ایسا صلہ اور ایسی برکتیں عطا فرمائیں کہ دنیا حیرت میں پڑگئ
اور سبحان اللہ ماشاءاللہ کی صدائیں شکار پور کٹیہار بہار کے اطراف واکناف سے گونج نے لگی۔

٭خوف آخرت٭

نماز کا اس درجہ اہتمام خوف آخرت کی دلیل ہے، جس کے دل میں آخرت کا خوف ہوتا ہے وہ کبھی نماز سے غفلت نہیں برتتا۔ جو کل قیامت میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے وہ آج ہی اپنے رب کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے۔(16p)

نماز کا اس درجہ اہتمام بتاتا ہے کہ حضرت علامہ نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ کا دل خوف آخرت سے لبریز تھا آخرت کا یہی خوف ان کی دوسری حالتوں سے بھی ظاہر ہوتا تھا،

حضرت علامہ نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے کہ مجھ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے چاہے اپنی ذات ہی کو تکلیف کیوں نہ پہنچ جائے اس کو گوارا کرلیتے مگر کسی کو تکلیف دینا پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور کبھی کسی سے آپ کو تکلیف پہونچتی تو آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ اچھائی سے دیتے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام فرماتے ہیں:" احسان یہ نہیں کہ تو بھلائی کے عوض بھلائی کر دے، یہ تو بدلہ چکانا ہے احسان یہ ہے کہ جو تیرے ساتھ برائی کریں تو ان سے بھلائی کر۔ (تفسیر کبیر ، آل عمران تحت الآیۃ ۱۳۴، ج۳ص۳۶۷)(17p)

یہی وجہ ہے کہ آپ امیر و غریب میں بھی بھی بھید بھاؤ نہیں کیا کرتے ۔
بلکہ ہر ایک کے ساتھ چھوٹا ہو یا بڑا مالدار ہو یا غریب ہر ایک سے یکساں محبت بھرے انداز میں حسن اخلاق اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات فرماتے تھے۔
حسن اخلاق یہ وہ صفت ہے جس کے بارے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں ۔"
(بخاری شریف، کتاب المناقب باب صفۃ النبی ﷺ ج۲ص۴۸۹)
دوسری جگہ فرمان مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہے:"قیامت کے دن مومن کے میزان عمل میں سب سے زیادہ وزن دار نیکی اچھے اخلاق ہونگے۔"(ترمذی شریف کتاب بروالصلہ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ج۳ص۴۰۴)
تیسری جگہ فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:(p18)

" بیشک اچھے اخلاق گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح سورج برف کو پگھلا دیتا ہے۔،، (شعب الایمان للبیہقی، ج٦ص٢٤٧)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے عمدہ اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں وہ یہ کہ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تو اسے عطا کرواور جو تم پر ظلم کرے تم اس سے در گزر کرو۔،،
(شعب الایمان للبیہقی ج٦، ص٢٦١)

یہی وجہ ہے کہ آپ کسی کے لیے برائی نہیں چاہتے بلکہ ہر ایک کے لئے لیے اچھا یہی سوچتے تھے اچھا ہی چاہتے تھے اور دوسروں کی بھلائی ہی کرتے تھے۔

قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے: "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى، وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"

جس کا ترجمہ اور مفہوم یہ ہے کہ: نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرواور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔،، (پارہ٦،المائدہ آیت نمبر ٢)

تو آپ اس آیت کریمہ کے عامل تھے،اور فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: جو بندہ بندے کی مدد کرتا ہے اللہ پاک اس بندے کی مدد میں رہتا ہے۔ (مفہوم حدیث)
چنانچہ شریعت وسنت کی پابندی کی برکت سے اللہ پاک کی آپ پر ایسی مدد ہوئی کہ دنیا میں رہے تو دین اسلام آپ کے ساتھ سلامت رہا اور آپ خدمت دین کرتے رہے اور جب اس دنیائے فانی سے گئے تو زمین کے اندر آپ سلامت باکرامت رہے۔
اللہ پاک آپ کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔

لباس وکھانا

آپ بہت سادگی پسند تھے اور سادگی ھی میں اکثر رہا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کا کھانا پینا بھی بہت سادہ تھا آپ سفید لباس زیادہ استعمال فرماتے تھے کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس سب سے زیادہ محبوب وپسند تھا اسی لئے آپ کو سفید لباس بھی بہت زیادہ پسند تھا اور اسی لباس کو زیادہ استعمال فرماتے تھے۔ (20p)

کھانا بھی بہت سادہ استعمال فرماتے تھے کھانے میں روٹی
آپ کو زیادہ پسند تھی اور باسی روٹی بھی آپ کثرت
سے استعمال فرماتے تھے ۔

وفات مبارک:

اسلام کا یہ عظیم مرد مجاہد مرد قلندر عالم ربانی
حضرت علامہ نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ
دار فنا سے دار بقا طرف ۲۱ / رمضان المبارک ۱۴۴۲ ھجری
بروز پیر بمطابق 3 مئی 2021ء (03,05,2021) بوقت
شام آٹھ بجکر سولہ منٹ (8، 16) کو داعی اجل کو لبیک
کہا اور آپ کی موت واقع ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مقام وفات: حجرۂ مسجد عمان، میسور روڈ، بیری کالونی،
اُپ نگر، کینگیری، بنگلور کرناٹک میں آپ انتقال
فرمائے تھے۔ جسد مبارک کو
بنگلور کرناٹک سے بذریعہ ہوائی جہاز سے بہار ضلع
کٹیہار باگڈوگرا، ائرپورٹ لے جایا گیا، (21p)

وہاں سے پھر ایمبولینس کے ذریعے شکار پور، کٹیہار بہار آپ
کے گاؤں میں پہونچایا گیا تھا۔
اس کے بعد مراسم تکفین وتدفین ادا کی گئی تھی۔
ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برابری کرے

چودہ مہینے کے بعد قبر سے جسم پاک کا سلامت نکلنے والا واقعہ

تحریر: حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قربانی علی رضوی، کٹیہاری۔

**************"*********************

*

مولانا نعیم اختر رضوی (جو مرید حضور قمر ملت حضرت علامہ الحاج
ڈاکٹر قمر رضا خان علیہ الرحمہ (بریلی شریف) کے تھے1990ء)
مولانا موصوف کی فراغت جامعہ نعیمیہ دیوان بازار مرادآباد یوپی
سے1986ءمیں ہوئی۔
مولانا موصوف بعد فراغت چند سالوں تک کشمیر میں خطابت
وامامت کے فرائض انجام دیتے رہے, (p22)

حسن، بنگارپیٹ، کولار تشریف لائے بہت دنوں تک وہاں رہ کر امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے،

پھر حضرت علامہ الحاج محمد نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ مسجد عمان، میسور روڈ، بیڑی کالونی، اُف نگرہ، کینگیری، بنگلور کرناٹک میں خطابت وامامت کرتے رہے، مولانا موصوف مسجد عمان میں ہی امامت کے دوران ہی 2014ءمیں حج بیت اللہ کی سے سعادتوں سے سرفراز ہوئے تھے۔

حضرت علامہ مولاناالحاج محمد نعیم اختر رضوی کٹیہاری موضع شکار پورماہی نگر، تھانہ: بلیلابلون، ضلع کٹیہار، بہار ، کچھ جسمانی بیماری میں مبتلا تھےان ہی ظاہری بیماریوں کے سبب ۲۱/رمضان المبارک 2021ءبروز پیر آٹھ بجکر16منٹ پر اپنے حجرے میں وصال فرماگئے۔

اسکے بعد تکفین وتدفین کے لئے آپ کے جسدمبارک کو مسجد عمان بنگلورکرناٹک سے

بذریعہ ہوائی جہاز بہار ضلع کٹیہار باگڈوگڑا، ائرپورٹ بھیج دیا گیاتھا،(p23)

پھر وہاں سے بذریعے ایمبولینس
اپنے آبائی وطن ماہی نگر شکار پور مولانا موصوف
کے دونوں صاحبزادے عبدالقادر رضوی، حافظ وقاری
اظہر القادری رضوی جو مولانا موصوف کے ساتھ ساتھ
تھے مولانا موصوف کے جسم اطہر لا کر اپنے آبائی
قبرستان جو مہانندہ ندی کے کنارے تھی تمامی اسلامی
رسوم کی ادائیگی کرنے کے بعد دفنائے۔
دفن ہونے کے ٹھیک چودہ مہینے بعد اس سال 17 جولائی
2022ء بروز جمعہ کو مہانندہ ندی جو ماہی نگر شکار پور کٹیہار
بہار سے گزرتی ہے۔
کٹاؤ تیز ہو گیا کہ کئی رات مسلسل حضرت مولانا نعیم
اختر رضوی (علیہ الرحمہ) خواب میں اپنے صاحبزادے
حافظ وقاری اظہر القادری رضوی کو یہ حکم دیئے کہ
ندی ابھی دور ہے اگر قریب آجائے اور کٹنے کے
قریب ہو جائے تو مجھے یہاں سے نکال کر اپنے گھر کے
قریب جو پانچ ڈسمل زمین خالی ہے (24)

وہیں دفنادینا اور میری قبر سے متصل اپنی ماں کی جگہ
بھی رکھنا ہے۔
17جون /2022ء بروز جمعہ مبارکہ۔ بمطابق ۱۶/ ذیقعدہ
۱۴۴۳ھ صبح آٹھ بجے قبرستان کٹ کرندی میں
سمانے لگی مگر مولانا موصوف علیہ الرحمہ کی قبر ندی
کی طرف نہ کٹ کر نیچے کی طرف زمین دھنس گئی۔
جہاں پانی نہ پہونچ سکا آپ کے شہزادے حافظ اظہر
القادری رضوی مٹی ہٹانے لگے تو حضرت کے دونوں
پیر نظر آنے لگے اتنے میں ان لوگوں میں محمد قطب عالم
نے آواز لگائی کے حضرت کے پیر مبارک نظر آرہے
ہیں پھر محمد قطب عالم اور وہاں موجود تمام حفاظ کرام
اور گاؤں والے کی مدد سے قبر سے باہر نکال کر حضرت
کو رکھا گیا پھر قبرستان سے چارپائی میں رکھ کر گھر گئے۔
گھر کے دروازے پر تقریباً 6 گھنٹے رکھے اتنے میں لوگوں
کا ہجوم لگ گیا۔ کیا اپنے کیا بیگانے سب زیارت کے
لئے حاضر ہو گئے (P25)

دور دراز سے جہاں تک آواز پھیلی علمائے کرام حفاظ کرام اور عوام الناس زیارت کے لئے جوق درجوق جمع ہو گئے۔ مجھ فقیر محمد قربان علی رضوی اسیر تاج الشریعہ، سہرول، کروم، بلیلابلون، کٹیہار بہار کوحافظ اظہر القادری رضوی اور حافظ قاضی جعفر علی جعفر علی وغیرہ نے مل کر فون کیا، میں بذات خود پہونچ کر دیدار کیا۔ تو یقیناً کفن و جسم ویسے ہی تھے جیسا مولانا موصوف کو سپرد خاک کیا گیا تھا۔ کسی قسم کی کوئی تبدیلی یا بے رنگ و بُو نہیں تھی۔ میں نے وہ قلمبند کیا جو میں نے سنا اور بچشم خود دیکھا۔

فقط: فقیر محمد قربان علی رضوی کٹیہاری۔

سبحان اللہ، سبحان اللہ

کسی نے سچ کہاہے۔

جبیں میلی نہیں ہوتی زمن میلا نہیں ہوتا

محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں نہیں ہوتا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر

اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

اللہ پاک اپنے پیارے اور نیک بندوں
کو ایسی شان و مقام عطا فرماتا ہے کہ جن کے دیدار
کے لئے آنکھیں انتظار میں رہتی تھیں
اور جن کی صحبت اختیار کر لینے کو عشاقِ اولیاء سرمایہ
حیات سمجھتے ہیں۔
کیونکہ حدیث پاک میں مفہوم بھی ہے کہ اللہ پاک
جن نیک بندوں سے محبت فرماتا ہے ان کی محبت
مخلوق میں ڈال دیتا ہے پھر مخلوق خدا بغیر بلائے بھی
اس نیک بندے کی طرف دوڑ لگاتی ہے پھر وہاں
لوگوں کی بھیڑ اور جم غفیر کی وجہ سے جگہ تنگ پڑ
جاتی ہے کہ کچھ دیر ہی سہی ان کی صحبت یا دیدار
نصیب ہو جائے۔
یقیناً سرکار علامہ نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ کی ذات
ستودہ صفات کچھ ایسی تھیں کہ جن پر اب دس بیس
پچاس نہیں بلکہ زمانہ نثار ہونے کو تیار ہیں۔ (27p)

اور پھر اس کا اندازہ 17جون 2022ء بروز جمعہ
کو جسم مبارک صحیح وسلامت نکالنے کے بعد ہوا
کہ ان کی ذات کتنی عظیم الشان تھی، اور ان کا
مقام ومرتبہ کتنا بلند وبلا ہے
اللہ پاک حضور علامہ نعیم اختر رضوی علیہ الرحمہ
کے فیضان سے ہم سب کو مالامال فرمائے اور
اولیاء کرام کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔
فقط: فقیر قادری اسیر شیخ اعظم گدائے اعلیٰ
حضرت، طالب مدینہ۔
ابوضیا غلام رسول سعدی آسوی۔ مورخہ
15,7,2022ء بمطابق ۱۵، ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ
مقیم: بلگام، کرناٹک انڈیا
* مقام بوہر، پوسٹ تیلتا، ضلع کٹیہار بہار انڈیا*

منقبت در شان حضرت علامہ نعیم اختر رضوی رحمتہ اللہ علیہ

____

یہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کے جسد مبارک کو چودہ ماہ بعد سیلاب کی وجہ قبر سے 17 جون 2022 کو نکالا گیا تو جسم تو جسم کفن بھی صحیح وسلامت تھا پھر قبرستان سے "لاش مبارک کو" منتقل کر کے حضرت کے گھر کے قریب ہی ہزاروں کی موجودگی میں دوبارہ دفن کیا گیا اور اب حضرت کا مزار مبارک مرجع خلائق بن گیا۔ نوٹ: قبرستان اور ابھی جہاں مزار شریف بنایا گیاہے اس کے درمیان تقریباً دو کیلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ سعدی۔

ooooooooo

واصف گیسوئے خمدار نعیم اختر ہیں
عاشق احمد مختار نعیم اختر ہیں

کہکشاں جیسے ستاروں میں درخشندہ ہے
علما میں یوں ہی ضوبار نعیم اختر ہیں
پیکر حسنِ عمل نائب شاہ بطحا
مظہر حیدر کرارا نعیم اختر ہیں

کہتے ہیں رب کے فرشتے یہ نکیروں سے سنو!
ان کو نہ چھیڑو! خبردار! نعیم اختر ہیں
جسم اقدس کو زمیں کھائے تو کھائے کیسے
متقی صاحب کردار نعیم اختر ہیں

بعد مدت کے نکالا جو لحد سے ان کو
ایسا لگتا تھا کہ بیدار نعیم اختر ہیں

دیکھ کر جن کو ہوا قلب کا تازہ ایماں
رب تعالیٰ کا وہ شہکار نعیم اختر ہیں

یہ عنایت ہے شہنشاہ نعیم الدیں کی
آج جو نازش اخیار نعیم اختر ہیں

دیکھ کر رنگ بہاراں ہوا محسوس ہمیں
آج بھی قوم کو درکار نعیم اختر ہیں

مخزن حلم و حیا مصدر صبر و تسکین
نیک خو بندۂ غفار نعیم اختر ہیں

کہہ اٹھا دیکھ کے دل سیرت و صورت ان کی
واقعی قوم کے سردار نعیم اختر ہیں

آہ! آہ! غم و آلام سنانے در پر
غمزدوں کے لیے غمخوار نعیم اختر ہیں

رنجِ افتادہ سے آفات زمانہ سے بھلا
کیوں ڈروں جب کہ مددگار نعیم اختر ہیں

آندھیاں چلتی رہیں لاکھ بہر سو لیکن
ترے اشجار ثمر بار نعیم اختر ہیں

گل لالہ گل احمر ہیں وہ اپنوں کے لیے
دشمن دیں کے لیے خار نعیم اختر ہیں

دشمنان شہ لولاک کے سینوں پہ جسیم
تیز چلتی ہوئی تلوار نعیم اختر ہیں

پورنیہ کے لیے بے شک اے جسیم خستہ
نور کیا مرکز انوار نعیم اختر ہیں

از___ محمد جسیم اکرم مرکزی (31)